Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۴ ـ ۳۹ | جمعرات ۲ رجمادی الثانی ۱۴۰۹ھ ـ ۱۲ صلح ۱۳۶۸ہش ـ ۱۲ رجنوری ۱۹۸۹ء | نمبر ۱۱

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلۂ عالیہ احمدیہ

" دنیا میں لوگ حکام یا دوسرے لوگوں سے کسی قسم کا نفع اٹھانے کی ایک خیالی امید پر اُن کو خوش کرنے کے واسطے کس کس قسم کی خوشامد کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ ادنیٰ ادنیٰ درجہ کے اردلیوں اور خدمت گاروں تک کو خوش کرنا پڑتا ہے۔ حالانکہ اگر وہ حاکم راضی اور خوش بھی ہو جاوے تو اس سے صرف چند روز تک یا کسی موقعہ مخصوص پر نفع پہنچنے کی امید ہو سکتی ہے۔ اس خیالی امید پر انسان اس کے خدمتگاروں کی ایسی خوشامدیں کرتا ہے کہ میں تو ایسی خوشامدوں کے تصوّر سے بھی کانپ اٹھتا ہوں اور میرا دل ایک رنج سے بھر جاتا ہے کہ نادان انسان اپنے جیسے انسان کی ایک وہمی اور خیالی امید پر اسقدر خوشامد کرتا ہے مگر اس معطی حقیقی کی جس نے بدوں کسی معاوضہ کے اور التجا کے اس پر بے انتہاء فضل کئے ہیں۔ ذرا بھی پرواہ نہیں کرتا۔ حالانکہ اگر وہ انسان اُس کو نفع پہنچانا بھی چاہے تو کیا؟ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ کوئی نفع خدا تعالیٰ کے بدوں پہنچ ہی نہیں سکتا ممکن ہے کہ اس سے پیشتر کہ وہ نفع اٹھائے نفع پہنچانے والا یا خود یہ اس دنیا سے اُٹھ جائے یا کسی ایسی خطرناک مرض میں مبتلا ہو جائے کہ کوئی حظّ اور فائدہ ذاتی اس سے اٹھا نہ سکے۔ غرض اصل بات یہی ہے کہ جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم انسان کے شاملِ حال نہ ہو انسان کسی سے کوئی فائدہ اٹھا ہی نہیں سکتا۔ پھر جبکہ حقیقی نفع رساں اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے پھر کس قدر بے حیائی ہے کہ انسان غیروں کے دروازے پر ناک رگڑتا پھرے۔ ایک خداترس مومن کی غیرت تقاضا نہیں کرتی کہ وہ اپنے جیسے انسان کی ایسی خوشامد کرے جو اس کا حق نہیں ہے۔ متّقی کے لیے خود اللہ تعالیٰ ہر ایک قسم کی راہیں نکال دیتا ہے۔ اس کو ایسی جگہ سے رزق ملتا ہے کہ کسی دوسرے کو علم بھی نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ خود اس کا ولی اور مربّی ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بندے جو دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں۔ ان کے ساتھ وہ رأفت اور محبّت کرتا ہے۔"

" یہ وہی لوگ ہیں جو اپنی زندگی کو جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی کی راہ میں وقف کر دیتے ہیں۔ اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں قربان کرنا، اپنے مال کو اُس کی راہ میں صرف کرنا اُسکا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں مگر جو لوگ دنیا کی املاک و جائیداد کو اپنا مقصود بالذات بنا لیتے ہیں وہ ایک خوابیدہ نظر سے دین کو دیکھتے ہیں۔ مگر حقیقی مومن اور صادق ...... کا یہ کام نہیں سچّا...... (دینِ حق) یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوّتوں کو مادام الحیات وقف کر دیں تاکہ وہ حیاتِ طیبہ کا وارث ہو چنانچہ خود اللہ تعالیٰ اس للّٰہی وقف کی طرف ایماء کر کے فرماتا ہے۔ ...... اس.... کے معنی یہی ہیں کہ ایک نیستی اور تذلّل کا لباس پہن کر آستانۂ الوہیت پر گرے اور اپنی جان مال آبرو غرض جو کچھ اُس کے پاس ہے خدا ہی کیلئے وقف کرے۔ اور دنیا اور اُس کی ساری چیزیں دین کی خادم بنا دے۔"

(ملفوظات جلد دوم صـ ۸۹-۹۰)

اخبارِ احمدیہ

حضرت سیّدہ اُمِّ متین مریم صدیقہ صاحبہ رقم فرماتی ہیں:۔

"میرے بھتیجے سیّد ہاشم اکبر احمد ابن سیّد محمد احمد کی شادی عزیزہ امۃ الشکور طیبہ بنت ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب سے بمقام ہارٹلے پول انگلستان ۱۲ر جنوری کو ہونا قرار پائی ہے۔ نکاح اللہ نے چاہا تو ۱۹ر جنوری ۸۹ء کو بیت الفضل لندن میں ہوگا۔ اور ۲۲ر جنوری کو رخصتانہ ہوگا۔

احباب جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بے حد مبارک کرے، نیک اور خدمتِ دین کرنیوالی نسل۔ سیّد ہاشم اکبر حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کے پوتے ہیں اور عزیزہ امۃ الشکور طیبہ مکرمی بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) وقیع الزمان خان صاحب کی نواسی۔ خان عبد المجید خان صاحب کی پوتی اور سیدہ طاہرہ صدیقہ حرم قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ ثالث حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کی بھتیجی ہیں۔

مکرم ملک عبد الجلیل صاحب عشرت کی اہلیہ اور برادرم ملک محمود احمد صاحب سابق قائد علاقہ راولپنڈی و لاہور کی والدہ صاحبہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ بیماری کافی پیچیدگی اختیار کر چکی ہے اور اس وقت حالت تشویشناک ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں ان کی معجزانہ شفائے کاملہ کیلئے درخواستِ دعا ہے

(ملک منور احمد جاوید۔ نائب ناظر ضیافت)

خاکسار کو ۳ر جنوری کو گجرات میں گرنے کے باعث چوٹیں آئی ہیں۔ اور ایک پسلی کا فریکچر بھی ہوا ہے۔ احباب سے کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(نصر اللہ خان ناصر مربی سلسلہ احمدیہ)

تقریب نکاح و رخصتانہ

میری چھوٹی بیٹی عزیزہ بدر منیر بشریٰ بنت مکرم ملک غلام نبی شاہد استاد جامعہ احمدیہ و صدر محلہ دار العلوم غربی ربوہ کی تقریب نکاح و رخصتانہ مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۹۸۸ء بروز جمعۃ المبارک سہ پہر تین بجے عمل میں آئی۔

تقریب نکاح و رخصتانہ میں عزیز حافظ عبد الحلیم صابر طالب علم جامعہ احمدیہ نے تلاوت کلام پاک کی۔ اور عزیز ملک عزیز احمد طالب علم جامعہ احمدیہ نے درثمین سے چند دعائیہ اشعار پڑھے۔

بعد ازاں عزیزہ بدر منیر بشریٰ کا نکاح عزیز حامد احمد ولد چوہدری ناصر احمد صاحب

باقی صـ ۸ پر

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۲ر صلح ۱۳۶۸ھش — ۱۲ر جنوری ۱۹۸۹ء

آپ کا شکریہ

یہ خوشی کی بات ہے کہ الفضل سے متعلق جو مضامین ہم نے شائع کئے ہیں وہ دوستوں نے غور سے پڑھے ہیں اور ان مضامین میں درج ہدایات پر عمل بھی شروع کر دیا ہے۔ کئی دوستوں نے ہمیں اس نوٹ کے ساتھ مضامین بھی بھجوائے ہیں کہ وہ الفضل سے متعلق مضامین سے حد درجہ متاثر ہوئے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اگر انہوں نے الفضل کی قلمی معاونت نہ کی تو ان کا ضمیر انہیں کچوکے دیتا رہے گا۔ ان میں سے بعض دوست ایسے بھی ہیں جنہوں نے اخباری صفحات کے لئے پہلی دفعہ قلم ہاتھ میں لیا ہے۔ لیکن ایک جذبے اور لگن کے ساتھ دین کی خدمت کے پیشِ نظر لکھا ہے۔ اس لئے کہنا چاہیے کہ بہرطور اچھا ہی لکھا ہے۔ اور اگر وہ اسی طرح لکھتے رہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھا لکھنے لگیں گے۔

جیسا کہ احباب جانتے ہیں اور ان کی بھی دلی خواہش یہی ہے کہ ہم الفضل کو ایک اچھے خاصے اونچے درجہ کا اخبار دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس کی زبان اور مسائل ایسا ہو کہ گویا اُردوئے معلّیٰ لکھی جا رہی ہے زبان سادہ ہو لیکن زندگی سے قریب تر باتوں کا ذکر ہونا چاہیئے اور خاص طور پر ایسی باتوں کا جن کی ہماری عملی زندگی کو ضرورت ہے علمی لحاظ سے بھی اور عملی لحاظ سے بھی۔ ہم فکری اور نظریاتی مضامین کی بھرمار سے اس پرچہ کو اپنے قارئین کے لئے بوجھل نہیں بنانا چاہتے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس کے تمام مضامین کسی نہ کسی رنگ میں کوئی ایسا پہلو لئے ہوئے ہوں جس سے ایمان میں اضافہ ہو۔ اخلاص کو جلا ملے۔ آگے سے آگے بڑھنے کا حوصلہ نصیب ہو اور ہمارے کردار کو۔ عمر کی ہر سطح کے قارئین کے لئے۔ بہتر سے بہتر بنانے کی سعی ہو۔ ہم نے دنیا کے سامنے اپنا کردار رکھنا ہے۔ اور ہم نے دنیا کے معاشرہ کو اپنے کردار سے بدلنا ہے اور بہتر بنانا ہے۔

ایک اور بات بھی کہنے کو جی چاہتا ہے۔ ”الفضل“ جماعت میں موجود تمام افراد کا پرچہ ہے۔ بڑوں کا۔ اور چھوٹوں کا۔ مردوں کا اور عورتوں کا۔ تعلیم یافتہ کا اور غیر تعلیم یافتہ کا۔ یہ آپ سب کا ہے۔ اور یہ آپ سب سے توقع رکھتا ہے کہ آپ اس سے لگاؤ پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اسے آپ سب کا پرچہ بنا سکیں۔ یہ آپ کی زبان اور آپ کے دل کی دھڑکن بن جائے۔

مل جُل کے لوگ سارے خدمت کریں وطن کی
سارے جہاں میں پھیلے خوشبو مرے چمن کی
مَیں کیوں کسی کو ٹوکوں مَیں کیوں کسی سے اُلجھوں
سب کی وہ کیفیت ہے جو ہے مری لگن کی

(ابو الاقبال)

دونوں جہاں کے عیش سے وہ بے نیاز ہے
جو دل کہ اس کی یاد میں وقفِ گداز ہے

دنیائے بے ثبات حقیقت تھی خواب میں
کھولی جو آنکھ دیکھا حقیقت مجاز ہے

جز اس کی ذاتِ پاک کے جو کچھ ہے ہیچ ہے
حقانیت ہے جس میں وہی بے نیاز ہے

زندہ ہیں بس وہی جو مٹے اس کی راہ میں
گویا نہ ہونا، ہونے کا ہستی کا راز ہے

آئینہ دل کا توڑنا ہے اُس کا جوڑنا
ہاں کیوں نہ ہو کہ خواہشِ آئینہ ساز ہے

اہلِ وطن! جو چاہو کہو تم مجھے مگر
مَیں احمدی ہوں اور مجھے اس پہ ناز ہے

یا رب تو میری ساری خطائیں معاف کر
بگڑی مری بنا دے کہ تُو کارساز ہے

مانا کہ مَیں گناہوں میں حد سے گزر گیا
لیکن تیری بھی چادرِ رحمت دراز ہے

اپنے خدائے پاک سے بس دل لگا ظفرؔ
گر ساتھ گوشِ ہوش ہے اور چشم باز ہے

مولانا ظفر محمد صاحب ظفرؔ (سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

(قسط ۲ آخری)

احمدیت کی ترقی قربانی اور وقفِ زندگی سے وابستہ ہے!!

وقفِ زندگی اور واقفینِ زندگی کے بارے میں حضرت فضلِ عمر کے ارشادات

(انتخاب:۔ مکرم چوہدری عطاء الرحمان محمود نائب ناظر مال آمد)

> جو شخص ایک دفعہ اپنی زندگی وقف کرتا ہے وہ خدا کے ہاں ہمیشہ ہی واقف سمجھا جاتا ہے (حضرت فضلِ عمر)

(۴)

۱۲ فروری ۱۹۴۷ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

"جو کام ہم نے کرنا ہے اُس کے لئے سینکڑوں بلکہ ہزاروں آدمی بھی تھوڑے ہیں اور ہمیں ...... انہیں اسی طرح قربان کرنا پڑے گا جس طرح دانے بھوننے والا بھڑ بھونجا اپنی بھٹی میں پتے ڈالتا ہے۔ جہاں آجکل محاسب کا دفتر ہے یہاں پہلے ایک بھڑبھونجے کی بھٹی ہوتی تھی۔ کبھی وہ خود دانے بھونتا تھا اور کبھی اس کی عورت دانے بھونتی تھی۔ میں نے دیکھا ہے کہ وہ بھڑ بھونجا یا بھڑ بھونجن دن بھر پتے جمع کرتے رہتے تھے اور پتوں کا ایک بہت بڑا ڈھیر تیار کر لیتے تھے۔ اور پھر نہایت بے تکلفی سے تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد بھٹی میں پتے ڈالتے جاتے تھے۔ میں نے جب یہ نظارہ دیکھا تو میں نے سمجھا کہ اس مثال سے کہ جس طرح تنور میں ایندھن ڈالا جاتا ہے یہ مثال زیادہ اچھی ہے کہ جس طرح بھڑ بھونجا اپنی بھٹی میں پتے ڈالتا ہے چونکہ پتوں کی گرمی کم ہوتی ہے اور جلدی جل جاتے ہیں اس لئے بار بار ان کے ڈالنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

پس جس طرح بھڑ بھونجا اپنی بھٹی میں پتے ڈالتا ہے اسی طرح ہمیں بھی اپنے آدمی دین کی بھٹی میں ڈالنے ہوں گے۔ تب کہیں دین۔ ناقل) کامیاب ہوگا۔ شاہجہان کی بیوی نے مرنے سے پہلے ایک خواب دیکھا تھا جو اس نے شاہجہان کو سنا دیا۔ اور اس سے وعدہ لیا کہ مجھے ایسی جگہ دفن کرنا جو اس خواب کے مطابق ہو۔ چنانچہ اُس کی وفات پر بادشاہ نے انجینئروں کو بلایا اور سارا نقشہ ان کے سامنے بیان کیا۔ انجینئروں نے کہا کہ ہم ایسی عمارت نہیں بنا سکتے اور نہ ہی ایسی عمارت دنیا میں بن سکتی ہے۔ بادشاہ کو بہت صدمہ ہوا۔ آخر ایران سے ایک نیا انجینئر آیا۔ بادشاہ نے اس سے ذکر کیا کہ میں اس قسم کی عمارت بنوانا چاہتا ہوں۔ بن سکتی ہے یا نہیں۔ اس نے کہا ہاں بن سکتی ہے۔ بادشاہ نے کہا کہ تمام انجینئروں نے جواب دے دیا ہے۔ وہ کہتے ہیں ایسی عمارت نہیں بن سکتی۔ اس نے کہا وہ بھی درست کہتے ہیں اور میں بھی درست کہتا ہوں۔ آپ مجھے کچھ دیر سوچنے کا موقعہ دیں اور مجھے اس جگہ لے چلیں جہاں آپ یہ عمارت بنوانا چاہتے ہیں۔ میں وہ جگہ دیکھ کر فیصلہ کر سکوں گا کہ عمارت بن سکے گی یا نہیں۔ بادشاہ نے اُسے بتایا کہ میں دریا کے دوسرے کنارے فلاں جگہ عمارت بنوانا چاہتا ہوں اس نے بادشاہ سے کہا کہ میں آپکے ساتھ اس جگہ چلوں گا۔ آپ کشتی میں دو لاکھ روپے کی ہزار ہزار کی تھیلیاں بھی رکھ لیں۔ چنانچہ بادشاہ نے کشتی میں روپے رکھنے کا حکم دیدیا۔ اور بادشاہ اور وہ انجینئر اور خدام وغیرہ اس کشتی میں بیٹھ کر دوسرے کنارے کی طرف چل پڑے۔ ابھی کشتی تھوڑی ہی دور گئی تھی کہ انجینئر نے ہزار روپے کی ایک تھیلی اٹھالی اور دریا میں پھینک دی۔ اور کہا بادشاہ سلامت اس طرح روپیہ خرچ ہوگا۔ بادشاہ نے کہا کچھ پرواہ نہیں۔ پھر چند گز اور کشتی آگے چلی تو اس نے ایک اور تھیلی اٹھالی اور دریا میں پھینک دی۔ اور کہا بادشاہ سلامت اس طرح روپیہ خرچ ہوگا۔ بادشاہ نے کہا کچھ پرواہ نہیں۔ چند قدم اور کشتی آگے گئی تو اس نے تیسری تھیلی اٹھالی اور دریا میں پھینک دی۔ اور کہا بادشاہ سلامت عمارت بن تو جائے گی لیکن شاید آپ میری بات کو نہیں سمجھے اس طرح روپیہ خرچ ہوگا۔ بادشاہ نے کہا کوئی بات نہیں۔ پھر چند قدم اور کشتی آگے چلی۔ تو اس نے چوتھی تھیلی اٹھائی اور دریا میں پھینک دی۔ اور کہا بادشاہ سلامت شاید میں اپنی بات کو پوری طرح واضح نہیں کر سکا۔ عمارت تو بن جائے گی۔ لیکن اس طرح روپیہ خرچ ہوگا۔ بادشاہ نے کہا کوئی بات نہیں۔ اس طرح ہر دفعہ چند قدم کے بعد وہ انجینئر ایک تھیلی دریا میں پھینک دیتا اور کہتا کہ بادشاہ سلامت اس طرح روپیہ خرچ ہوگا۔ یہاں تک کہ اُس نے دو لاکھ روپیہ دریا میں پھینک دیا۔ لیکن بادشاہ کے چہرے پر ذرا بھی ملال کے آثار ظاہر نہ ہوئے۔ دوسرے کنارے پر پہنچ کر اس نے کہا بادشاہ سلامت اب عمارت ضرور بن جائے گی۔ بادشاہ نے کہا کہ تم تو سمجھ گئے ہو لیکن دوسرے کیوں نہیں سمجھے۔ اس نے کہا بادشاہ سلامت بات دراصل یہ ہے کہ جس قسم کا آپ نقشہ بتاتے ہیں اُس کے لئے کروڑوں روپے کی ضرورت ہے۔ اور انجینئروں نے ایک حد تک اندازہ لگایا۔ کہ بادشاہ اتنا روپیہ دے سکتا ہے اس سے زیادہ نہیں اور اگر اس میں وہ عمارت تیار نہ ہو سکی تو ہمیں بجائے عزت کے ذلت نصیب ہوگی۔ لیکن میں نے آپ کا حوصلہ آزما لیا ہے اور میں سمجھ گیا ہوں کہ مجھے جس قدر روپے کی ضرورت ہوگی۔ آپ بلا دریغ خرچ کرتے چلے جائیں گے۔ اس لئے مجھے اس عمارت کے بنانے کا حوصلہ ہو گیا ہے۔ چنانچہ اس انجینئر نے بادشاہ کے منشاء کے مطابق عمارت بنا کر دکھا دی۔ درحقیقت تاج محل بنانے میں بادشاہ کو جتنی قربانی کرنی پڑی تھی وہ ہماری قربانی کا کروڑواں حصہ بھی نہیں۔ کجا ایک طرف تاج محل کا بنانا اور کجا روحانی لحاظ سے ایک نئی دنیا اور نیا آسمان بنانا۔ نئی دنیا اور نئے آسمان کے بنانے کے لئے تو ہمیں کروڑوں گنے زیادہ قربانی کی ضرورت ہے۔ ہم نے ایسی عمارت بنانی ہے جو دنیا کے ذہنوں اور دنیا کے خیالات کو بدل ڈالے ہم نے ایسی عمارت تیار کرنی ہے جو دنیا کی تہذیب اور دنیا کے تمدن کو بدل ڈالے۔ ہم نے ایسی عمارت بنانی ہے جو دنیا کے خیالات اور جذبات کو بدل ڈالے کیا ایسی عمارت بغیر عظیم الشان قربانیوں کے تیار ہو سکتی ہے۔ ابتداء میں ایک لمبے عرصہ تک قربانیوں کا بظاہر کوئی نتیجہ نظر نہیں آتا۔ اور انسان یہ سمجھتا ہے کہ میری قربانیاں رائیگاں گئیں۔ لیکن درحقیقت وہ بے کار نہیں ہوتیں بلکہ باکار ہوتی ہیں اور کچھ عرصے کے بعد وہی قربانیاں بار آور ہو جاتی ہیں۔"

(۵)

۳۰ دسمبر ۱۹۴۹ء کو حضرت فضلِ عمر نے حضرت حافظ جمال احمد صاحب مربی ماریشس کی وفات کی اطلاع ملنے پر ایک نہایت ہی ایمان افروز خطبہ بیان فرمایا جس میں حافظ صاحب کی خدمات جلیلہ کا ذکر کرتے ہوئے آخر میں نوجوانوں کو قربانی اور وقفِ زندگی کی تحریک فرماتے ہوئے حضور نے فرمایا۔

"میں دوسرے نوجوانوں کو بھی اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ احمدیت کی ترقی بغیر قربانی اور بغیر وقف کے نہیں ہو سکتی۔ انہیں بھی اس چیز کا احساس ہونا چاہیئے سینکڑوں ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو خدمتِ دین کے لئے وقف کیا مگر سینکڑوں انتظار کرنے والے بھی آگے آئیں تا اُن کے نام خدا تعالیٰ کے رجسٹر میں لکھے جائیں۔"

(۶)

۲۸ دسمبر ۱۹۶۰ء کو جلسہ سالانہ کی تقریر میں فرمایا:۔

"ہماری جماعت کے ہر بچے۔ ہر نوجوان ہر عورت اور ہر مرد کو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ ہمارے سپرد اللہ تعالیٰ نے اپنی بادشاہت کو دنیا میں قائم کرنے کا جو اہم کام کیا ہے۔ اس سے بڑھ کر دنیا کی اور کوئی امانت نہیں ہو سکتی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ اپنے گھروں کی حفاظت کرتے ہوئے مارے جاتے ہیں۔ بعض لوگ بھیڑوں بکریوں کے گلّے کی حفاظت کرتے ہوئے مارے جاتے ہیں۔ بعض لوگ گورنمنٹ کے خزانہ کے پہرہ دیتے ہوئے مارے جاتے ہیں۔ اور بعض لوگ فوجوں میں بھرتی ہو کر اپنے ملک کی حفاظت کرتے ہوئے مارے جاتے ہیں۔ لیکن جو چیز اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد کی ہے اس کے مقابلہ میں دنیا کی بادشاہتیں بھی کوئی حقیقت نہیں رکھتیں بلکہ ان کو اس سے اتنی بھی نسبت نہیں جتنی ایک معمولی کنکر کو ہیرے سے ہو سکتی ہے۔ پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے ...... زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کو خدمتِ دین کے لئے وقف کرو تاکہ ایک کے بعد دوسری نسل اور دوسری کے بعد تیسری نسل اس بوجھ کو اٹھاتی چلی

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized By Khilafat Library Rabwah

سالگرہ فنکشن

محترم حسن محمد خان صاحب عارف

امی کل ہماری فنکشن ہے۔ مَیں نے سعدیہ کی سالگرہ پر جانا ہے۔ میری شلوار کے پائنچے آج ہی چھوٹے کردیں۔ یہ سنتے ہی امی کا رنگ کچھ زرد سا ہوگیا۔ انہیں بھی سالگرہ پر بلاوا آیا تھا۔ مہینہ کی ۱۲ تاریخ ہو چکی تھی۔ گھر کے خرچ اخراجات تک کیلئے پیسہ نہ تھا۔ جیسے کیسے گزارہ کررہی تھی۔

اب یہ ایک نئی مصیبت سر پر آن کھڑی ہوئی۔ کل سعدیہ کی سالگرہ ہے۔ مہنگائی کا تو سر پیر ہی سمجھ نہیں آرہا۔ جو چیز کل پانچ روپے کی تھی آج چھ روپے کی ہوگئی ہے۔ ایک بچے کو بوٹ لے کر دینا ہے۔ دوسرے کی چپل ٹوٹ گئی ہے تیسرے کی فیس ابھی ادا کرنا ہے۔ کسی کا کچھ اور کسی کا کچھ۔ خرچ ہی خرچ ہے دینا ہی ہے لینا کچھ نہیں۔ لینا بس وہی ہے جو رضوان کے ابا یکم کو لا دیتے ہیں۔ اب یہ سالگرہ کے خرچ کا سان نہ گمان۔ اگر سعدیہ کے ہاں خالی ہاتھ جاؤ تو ناک کٹے گی۔ نہ جاؤ تو کہیں گے کہ ہاں بی دو روپیہ کا تحفہ بچی کی جھولی میں ڈالنا تھا نا۔ کنی کترا گئیں۔ اب سعدیہ کی ماں سے کوئی پوچھے کہ بی بنو دو روپیہ کا کونسا تحفہ آتا ہے جس سے کنی کترا گئی۔ معمولی سے معمولی بھی کوئی چیز لیتی تو بیس بائیس سے کم کیا اٹھتے۔ اور یہاں مہینہ بسر کرنا پہاڑ نظر آرہا ہے۔ رضوان کے ابا سے ذکر کیا وہ بھی فکرمند ہوگئے۔ آخر چچا زاد بھائی کی بیٹی تھی۔ بڑا مان رکھتی تھی۔ ابھی چار پانچ برس نہیں ہوئے کہ سعدیہ والوں کا حال ہم سے بھی گیا گزرا تھا۔ بچوں کی فیس دینے کے لئے کئی مرتبہ ہمارے ہاں سے قرض لیا۔ بچوں کے تن پر کپڑا کبھی ڈھنگ کا نظر نہ آیا۔ کھانا بھی بڑا معمولی ہی رہا۔ جس دن ان کے ہاں بڑا گوشت پکتا بچے سمجھتے آج امی کے پاس ڈھیر سارے پیسے آئے ہیں جو انہوں نے گوشت پکانے کی عیاشی کی ہے۔ پھل فروٹ تو بہت دور کی بات۔ بچوں کو بیر یا جامن کبھی کھلا دیئے تو بہت بڑا معرکہ سمجھا جاتا تھا۔ آج سے تین سال پہلے سعدیہ کا بھائی ارشد ڈنمارک گیا تھا۔ اس کے بھی کافی دن بعد پیسے کی یہ ریل پیل شروع ہوئی ہے۔ اب سعدیہ کی انیسویں سالگرہ پہلی مرتبہ ہورہی ہے۔ اس سے پہلے سعدیہ کا بھائی تیسری جماعت میں پاس ہوا تھا تو فنکشن ہوئی تھی۔ اس وقت بھی دس بیس روپے تحفوں میں لگ گئے۔ کچھ اپنے بچوں کے کپڑوں کی تیاری میں خرچ ہوئے کوئی ان سے پوچھے انیس برس کی لڑکی ہے یہ سالگرہ اب انہیں اٹھارہ سالگرہوں کے بعد کیوں یاد آگئی۔ بات یہ نہیں بلکہ یوں ہے کہ پچھلے مہینے ارشد کے دو ہزار روپے آئے تھے۔ یہ سب اسی کا فوز ظہور ہے۔ سعدیہ نے جب ماں سے سالگرہ منانے کا ذکر کیا تو ماں نے دبے لفظوں میں کچھ مخالفت ضرور کی تھی۔ آج تک تو تیری سالگرہ ہوئی نہیں۔ اب لوگ کیا کہیں گے۔ لیکن سعدیہ نے کہا۔ امی کچھ نہیں کہیں گی۔ اگر کہیں گے بھی تو ہمیں اس کی پرواہ نہیں۔ امی سَو روپے خرچ تو ضرور ہوجائیں گے۔ اسوقت تو آپ کو روپے کی بھی فکر نہیں۔ ابھی تین ہفتے بھی نہیں ہوئے کہ بھائی جان کے دو ہزار روپے مل گئے ہیں۔ ہم اس میں سے یہ خرچ پورا کریں گے۔ لیکن اس سے بھی بڑھ کر بات یہ ہے۔ میری جتنی سہیلیاں آئیں گی۔ سب کچھ نہ کچھ میرے لئے ضرور لے کر آئیں گی۔ کوئی قمیض کا پیس لے آئیگی۔ کوئی مٹھائی لے آئے گی۔ کوئی رومالوں کی آدھی درجن لے آئے گی۔ کوئی سینٹ لے آئیگی۔ کوئی چوڑیاں لے آئیگی۔ کچھ تو نقدی ہی دے دیتی ہیں۔ امی عید سر پہ ہے۔ میرا نیا جوڑا۔ چوڑیاں۔ سینٹ۔ رومال تو اسی فنکشن میں ہی پورا ہو جائے گا۔ آپ کا یہ خرچ تو بہرحال بچ گیا۔ باقی رہ گئی مٹھائی وغیرہ اس سے آپ کے مہمانوں کا کئی دن کا خرچ نکل آئیگا۔ امی گھاٹے کا سودا نہیں۔ سعدیہ بھی آئے گی۔ شہناز کو بھی بلایا ہے۔ نغیرہ کو بھی کارڈ بھجوا دیا ہے۔ یہ تینوں ہی کچھ غریب ہیں۔ لیکن فکر نہ کریں۔ خالی ہاتھ آتے ہوئے انہیں بھی شرم آئے گی۔ باقی تو سب سہیلیاں امیروں کی ہی بیٹیاں ہیں۔ کچھ تو مجھ سے تحفے وصول کر چکی ہیں کچھ کو ہم ان کا وقت آنے پر دے دیں گے اب کا ہے کا فکر ہے۔ یہ غریب بھی اوپر اوپر سے ہی غریب نظر آتے ہیں۔ امی بیچ بیچ میں سب کی جیبیں بھری ہوئی ہیں۔ کیا ہوا اگر دو چار روپے ہماری سالگرہ پر خرچ کر دیئے۔

یہ افسانوی مکالمہ نہیں۔ یہ جیتی جاگتی زندگی کا واقعہ ہے۔ یہ واقعہ آج ہمارے گھروں میں آئے دن پیش آتا ہے۔ غریبوں کے لئے مشکلات اور امیر زادوں کے تفریح طبع کا سامان لے کر آتا ہے۔ غریبوں کے لئے بدنامی اور پیسے والوں کے لئے دکھاوے۔ شہرت اور نمائش کا باعث بنتا ہے۔ یہ کوئی سالگرہ ہی نہیں جو آج لوگوں کے لئے بلائے بے درماں بنی ہوئی ہے۔ بلکہ مہندی کی رسمیں کیا کچھ کم مصیبت کا باعث بنتی۔ یہاں بچے کے پاس ہونے پر فنکشن، سالگرہ کی فنکشن۔ شادی کی سالگرہ کا جشن۔ بیماری کی صحت کا فنکشن۔ عید ملن کا فنکشن۔ بیٹی پہلی بار سسرال سے واپس آئی تو فنکشن۔ بیٹا نوکر ہوا تو فنکشن دکان کے افتتاح کا فنکشن۔ داماد کراچی، لاہور۔ پشاور یا حیدرآباد سے سسرال آیا تو فنکشن۔ اگر فہرست کو اور لکھوں تو دو صفحہ اسی میں لگ جائیں گے۔

ہم نے جس وجود کو بطور اسوہ کے سامنے رکھنا ہے اُسے دیکھتے ہیں کہ انہوں نے کیسے فنکشن کئے۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ترسیٹھ برس کی عمر پائی۔ مکہ کے سرداروں میں سے تھے۔ پھر مدینہ پہنچ کر تو چند برس کے اندر اندر سارے عرب کے بادشاہ ہوگئے۔ کبھی ان کی بھی سالگرہ ہوئی۔ اپنی بیٹی فاطمہ کی مہندی رچائی؟ کبھی اپنی کسی شادی کی سالگرہ کی فنکشن کی؟ ان کی تو پہلی بیوی حضرت خدیجہؓ مکہ کی مالدار عورتوں میں شمار ہوتی تھیں۔ چاہتے تو اس دھوم دھام سے سالگرہ ہوتی کہ مکہ کے رؤسا دیکھا کرتے۔

لیکن آنحضرتؐ نے بھی فنکشن کی اور ایسی فنکشن کی کہ آج دنیا اُسے دیکھ کر انگشت بدنداں ہے۔ ایک مرتبہ آپ کے پاس بے شمار مال آیا۔ آپ نے حضرت بلال کو اس کی تقسیم کا مینجر مقرر فرمایا۔ اور کہا یہ فنکشن تمہارے ذمہ ہے۔ یہ سب مال تقسیم کردو۔ بلال آپ کا رازداں آپ پر قربان اور آپ پر نثار۔ یہ فنکشن نبھاتا ہے اور بہت سا مال مستحقین میں تقسیم کر دیتا ہے۔ اور خدمتِ عالی میں حاضر ہوتا ہے۔ حضور دریافت فرماتے ہیں کیا مال تقسیم ہوگیا۔ یہ حبشی جاں نثار عرض کرتا ہے آنحضورؐ ہوگیا بس تھوڑا سا باقی ہے وہ بھی تقسیم کردو۔ بلال جاتے ہیں اور بچے ہوئے مال سے بھی تقسیم کر آتے ہیں۔ اور پھر حضور کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں سرورِ دوعالم پوچھتے ہیں۔ بلال کیا سب مال ختم ہوگیا تو جواب ملا۔ جی حضور۔ بس قریباً سارا ہی ختم ہوگیا۔ اب تو محض چند چیزیں رہ گئی ہیں۔ وہ بھی کر دوں گا۔ حضور نے فرمایا۔ بلال مَیں مسجد سے گھر نہیں جاؤں گا جب تک تم مجھے یہ خبر نہیں دو گے کہ اب تقسیم کے لئے کچھ بھی نہیں۔ بلال جاتے ہیں اور سارا مال تقسیم کرکے واپس آتے ہیں۔ تو چہرہ پر مسکراہٹ ہے تو آپؐ نے فرمایا معلوم ہوتا ہے سب مال ختم ہوگیا تو بلال کہتے ہیں حضورؐ کی منشاء مبارک مَیں نے پوری کردی۔ اب تقسیم کے لئے کچھ بھی نہیں۔ آپ کا چہرہ شگفتہ ہو جاتا ہے کہ یہ فنکشن کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔

آپ کو ایک اور فنکشن کا حال سناؤں۔ سردارِ دوجہاں فخرِ رسل اور خاتم الانبیا، اپنا پیغام دنیا کو پہنچا کر اپنے محبوب حقیقی سے ملنے کی تیاری میں ہے۔ اپنی وفات کے بارہ میں اشارۃً ذکر بھی کردیا۔ سمجھنے والے سمجھ گئے کہ اب یہ لاثانی وجود اس دنیا سے کوچ کر رہا ہے۔ اور وہ یوں سمجھے کہ وفات سے ایک یا دو دن قبل آپ کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہوگئی۔ بخار بہت تیز ہوگیا۔ ظہر کا وقت تھا آپ نے حکم دیا کہ آپ پر ایک مشک پانی کی ڈالی جائے۔ کچھ طبیعت بہتر ہوئی تو آپ نے مسجد آنا چاہا۔ لیکن کمزوری غالب آگئی۔ آپ نے دوسری مشک ڈلوائی۔ لیکن کمزوری نے اٹھنے نہ دیا۔ اسی طرح سات مشکیں آپ پر ڈالی گئیں تو آپ حضرت علی اور اپنے چچا حضرت عباس کے کندھوں پر سہارا لیکر مسجد تشریف لائے۔ حضرت ابوبکر نماز پڑھا رہے تھے۔ آپ ان کے پہلو میں بیٹھ گئے۔ اور نماز پڑھ لی۔ اس کے بعد خطبہ دیا اور یہ آپ کا آخری خطبہ تھا فرمایا

اللہ نے اپنے ایک بندہ کو اختیار دیا کہ وہ چاہے تو اس دنیا کی نعمتیں قبول کرے اور چاہے تو آخرت کے انعامات قبول کرے تو اس بندہ نے آخرت کو قبول کرلیا ہے۔

حضرت ابوبکر کے آنسو آگئے۔ روتے روتے ہچکی بندھ گئی۔ داڑھی آنسوؤں سے تر تھی۔ لوگ حیران تھے۔ اور کہا کہ حضور نے تو ایک بندہ کا ذکر کیا ہے۔ آپ کیوں ملول ہوگئے۔ رسولِ خدا کا وہ رازداں۔ ان کا محبوب یار جس کا سب کچھ ہی اپنے پیارے پر قربان تھا۔ کس زبان سے کہتا کہ لوگو تم بھی روؤ۔ تم بھی چیخو۔ اور اتنا روؤ کہ اس کے بعد پھر تمہیں رونا نصیب نہیں ہوگا۔ یہ بندہ وہی ہے جو تمہارے سامنے ہے۔ اور جو یہ بات کہہ رہا ہے میرا تو دل پھٹ گیا ہے۔ مجھ میں سکت نہیں کہ تمہیں یہ راز بتاؤں اور کس زبان سے بتاؤں پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نیکیوں کی طرف۔ آخرت کے لئے زادِ راہ اکٹھا کرنے کی طرف یہ کہہ کر توجہ دلائی کہ اے فاطمہ۔ اے میری پیاری بیٹی۔ اے رسول خدا کی لختِ جگر خدا کے سامنے جو کچھ پیش کرنا ہے اس دنیا میں کرلو۔ اے میری بزرگ پھوپھی صفیہ تم بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہو۔ یہ دنیا ہی دارالعمل ہے۔ یہاں کا کیا ہوا ہی تمہارے کام آئے گا۔ میں تمہارے کام نہیں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

آؤں گا۔

اور پھر آپ گھر تشریف لے گئے۔ طبیعت خراب سے خراب تر ہوتی چلی جارہی تھی۔ بے چینی بڑھتی چلی جارہی تھی۔ آخری وقت تیزی سے قریب آرہا تھا۔ لیکن اسی کرب اور بے چینی میں یاد آیا کہ حضرت عائشہ کے پاس کچھ اشرفیاں رکھوائی ہوئی ہیں انہیں پاس بلایا اور پوچھا وہ اشرفیاں کہاں ہیں جاؤ وہ میرے پاس لے آؤ۔ عائشہ وہ اشرفیاں لے آئیں۔ آپ نے عائشہ سے فرمایا عائشہ اگر یہ اشرفیاں محمد کے گھر میں رہیں تو محمدؐ اپنے محبوب سے اپنے پروردگار سے اپنے مولا حقیقی سے بدگمان ہو کر ملیگا۔ جاؤ یہ میرے مولا میرے پروردگار اور میرے اللہ کی راہ میں اس کی مخلوق کو دے آؤ۔ تاریخ اس بارہ میں خاموش ہے کہ کون کون سے حاجتمند کی ضرورت ان اشرفیوں سے پوری ہوئی اور اس نے اپنے آقا کو کیسی کیسی دعائیں دی ہونگی یہ وہ آخری فنکشن تھا جو آپ کے اور میرے آقا نے اس دنیا میں سرانجام دیا۔ وقت نے اجازت دی تو کبھی آپ کو۔ آپ کی بیٹی فاطمہ رقیہ۔ ام کلثوم اور زینب کی شادیوں کے فنکشن کی تفصیل بھی عرض کروں گا۔

بدر کی جنگ ایک ہولناک جنگ تھی۔ تین سو تیرہ سرفروش۔ ٹوٹی تلواروں والے ننگے پیر۔ پھٹے ہوئے لباس والے جن کے پاس زرہیں بھی نہ تھیں۔ گھوڑے بھی نہ تھے سامانِ جنگ نہ ہونے کے برابر تھا۔ ایک ہزار نامور بہادروں کے ساتھ ٹکرا گئے۔ یوں سمجھیں ممولے شاہینوں سے لڑ گئے اور آقائے دوجہاں میدانِ بدر کی خاک پر سر رکھ کر اپنے مولا کے حضور آنسوؤں کی جھڑیوں کے ساتھ اپنا دامن پھیلا کر یہ عرض کرتا ہے کہ اے پروردگار! تیرا نام لینے والے۔ تیری عبادت میں تیرے ہی آگے اپنی جبینیں خاک پر رکھنے والے یہ چند مٹھی بھر انسان آج اگر مٹ گئے تو تیرے آگے سر جھکانے والے۔ تجھے پوجنے والے پھر نہ پیدا ہوں گے۔ تو ہی انہیں سرخرو کر۔ بدر میں کفار کا کیا انجام ہوا۔

قریش مکہ کے قریباً سارے ہی سردار پیوند خاک ہو گئے۔ مسلمانوں کو فتح عظیم حاصل ہوئی۔ مالِ غنیمت بھی بہت ہاتھ آیا۔ ستر نامور قیدی مسلمان اپنے ساتھ لے کر آئے۔ یہ ننھی بے سروسامان فوج اتنی بڑی فتح۔ کتنا بڑا جشن ہونا چاہیئے تھا۔ کیسے کیسے فنکشن ہونے چاہئیں تھے مدینہ میں کتنی دعوتیں ہوئیں۔ بس اتنا ہی سمجھ لیں کہ ایک ہی فنکشن تھا اور وہ خدائے ذوالجلال کے حضور سر پیشانی سجدہ ریز تھی۔ دعائیں ہی دعائیں تھیں۔ شکرانہ کے سجدے تھے اور اس سے زیادہ کچھ نہ ہوا۔ حضور کی شادیاں بھی ہوئیں۔ بیٹیاں بھی پیدا ہوئیں وہ زندہ بھی رہیں۔ بیٹے بھی پیدا ہوئے۔ اگرچہ انہوں نے لمبی عمر نہ پائی اور چھوٹی عمر میں فوت ہو گئے لیکن ان کی پیدائش پر ان کی سالگرہوں پر کونسی فنکشنیں ہوئیں۔ کیا تاریخ نے انہیں محفوظ کیا ہے۔ مختصر یہی کہ ان میں صدقات اور خیرات کی تیز ہوائیں چلتی تھیں۔ غریب، فقیر، مسکین لوگوں کی جھولیاں بھر دی جاتی تھیں۔ کاش کہ ہم   اپنے آقا۔ اپنے محبوب کی فنکشن کا نمونہ سامنے رکھ لیں۔ سالگرہ میں جو خرچ ہم کرتے ہیں وہ کسی غریب طالب علم کی فیسوں میں ادا کر دیں۔ مہندی کی رسموں کے اخراجات کسی غریب بیوہ کے گھر میں گندم کی بوری کے طور پر بھجوادیں۔ شادی کی سالگرہ کے روپے کسی غریب مسکین کی بچی کی مانگ میں سیندور بھرنے کے لئے اس کی جھولی میں ڈال دیں۔ لیکن اس کے لئے دل گردہ کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے حوصلہ اور جرأت کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے سماج سے شاید ٹکراؤ کی ضرورت ہے۔

اللہ ہمیں اپنے فضل و کرم سے اس کی توفیق عطا کرے۔

بقیہ:- احمدیت کی ترقی

جائے اور قیامت تک (دین۔ ناقل) کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہراتا رہے۔ اس عظیم الشان مقصد کی سرانجام دہی کے لئے میں نے بیرونی ممالک کے لئے تحریک جدید اور اندرونِ ملک کے لئے صدر انجمن احمدیہ اور وقفِ جدید کے ادارے قائم کئے ہوئے ہیں۔ دوستوں کو ان اداروں کے ساتھ پورا پورا تعاون کرنا چاہیئے۔ اور نوجوانوں کو سلسلہ کی خدمت کے لئے آگے آنے کی تحریک کرنی چاہیئے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں سادھو اور بھکاری تک بھی اپنے ساتھی تلاش کر لیتے ہیں۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ اگر تم اس عظیم الشان کام کے لئے دوسروں کو تحریک کرو تو تمہارا کوئی اثر نہ ہو۔ اس وقت (دین۔ ناقل) کی کشتی بھنور میں ہے۔ اور اس کو سلامتی کے ساتھ کنارے تک پہنچانا ہمارا کام ہے۔ اگر ہم اس کی اہمیت کو سمجھیں اور دوسروں کو بھی سمجھانے کی کوشش کریں تو ہزاروں نوجوان خدمت دین کے لئے آگے آسکتے ہیں۔ ہمیں اس وقت ہر قسم کے واقفین کی ضرورت ہے۔ ہمیں گریجوایٹوں کی بھی ضرورت ہے۔ اور کم تعلیم والوں کی بھی ضرورت ہے ..... اگر تم اپنی ذمہ داریوں کو اچھی طرح سمجھو گے تو یقیناً اس کشتی کو سلامتی کے ساتھ نکال کر لے جاؤ گے اور اللہ تعالیٰ تمہیں ابدی حیات عطا فرمائے گا"۔

اصلاح معاشرہ

انسان کو
پُراُمید ہونا چاہیئے اور اچھا نمونہ دکھانا چاہیئے

مظہر قدرت ثانیہ حضرت فضل عمر نے خدام الاحمدیہ کی تربیتی کلاس کے اختتام پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا

آپس میں ملنے جلنے سے انسان کے اندر جوش اور عزم پیدا ہوتا ہے اور انسان اس سے فائدہ اٹھاتا ہے پس آپ اپنی اپنی جگہوں پر واپس جاکر اپنا نیک نمونہ پیش کریں۔ لوگوں کے سامنے نئی روح اور نئی زندگی پیش کریں اور دو چار دس آدمیوں میں وہی جوش اور وہی عزم پیدا کر دیں جو آپ نے چند دن یہاں رہ کر اپنے اندر پیدا کیا ہے پھر وہ لوگ دوسروں کے پاس جائیں اور ان کے اندر جوش اور عزم پیدا کریں جب لوگ دیکھیں گے کہ یہ لڑکا آوارہ تھا ربوہ میں چند دن تربیت حاصل کرنے کے بعد واپس آیا ہے تو اس نے آوارگی چھوڑ دی ہے اور دین کی خدمت کر رہا ہے اور خدمت خلق میں مشغول ہے تو پانچ سات آدمی ضرور اس کے گرد جمع ہو جائیں گے پس اگر تم نے ان چند دنوں سے فائدہ اٹھایا اور یہ روح اپنے اندر پیدا کر لی تو اچھی بات ہے اور تم نے اپنا مقصد حاصل کر لیا۔ لیکن اگر تم نے صرف کاپیوں میں اسباق کے نوٹ لئے ہیں تو یہ دن تم نے ضائع کئے اس سے زیادہ باتیں قرآن کریم۔ تورات۔ انجیل۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتب۔ حضرت مولانا نورالدین کی کتب اور علماء سلسلہ کی کتب میں موجود تھیں اور یہ کام تم گھر بیٹھ کر کر سکتے تھے۔ صرف میری کتابوں میں ہی اتنا مسالہ موجود ہے کہ اس کے سامنے ہر نوٹ تمہیں حقیر نظر آئے گا لیکن اگر تم نے ان چند دن کی صحبت سے فائدہ اٹھا لیا تو یہ چیز تمہارے کام آئے گی۔ خلوت میں اگر کتابیں پڑھی جائیں تو بسا اوقات مشوش دماغ ان سے کچھ حاصل نہیں کرتا لیکن دوسروں کے ساتھ بیٹھ کر جو باتیں سنی جائیں وہ مفید ہو جاتی ہیں پس آج میں صرف اتنی نصیحت کرتا ہوں کہ تم عمل کی طرف توجہ دو۔ باہر سے جو رپورٹیں آتی ہیں ان میں بتانا چاہیئے کہ خدام کی کیا حالت ہے لیکن جو عہدیدار یہ لکھتا ہے کہ کوئی شخص ہماری بات نہیں مانتا میں اسے پاگل سمجھتا ہوں ہر ایک شخص کے کان ہیں پھر وہ تمہاری بات کیوں نہیں سنتا ...... تم اپنا نمونہ پیش کرو لوگ تمہاری بات ماننے لگ جائیں گے۔ یہ کہنا کہ لوگ ہماری بات نہیں سنتے۔ انسانیت اور بھائیوں پر بدظنی ہوتی ہے اور اس شخص سے ذلیل اور قوم کا دشمن اور کوئی نہیں ہوتا جو یہ کہتا ہے کہ کوئی شخص میری بات نہیں مانتا وہ یا تو اول درجہ کا متکبر ہوتا ہے اور سمجھتا ہے کہ میرے سوا اور کوئی کام نہیں کر سکتا اور یا وہ اپنے سوا کسی کو نیک نہیں سمجھتا اگر کسی کو دس آدمیوں کی موجودگی میں اپنی تعریف کرانی مقصود ہو تو ضروری ہے کہ وہ اپنے آپ کو ان دس آدمیوں سے افضل ثابت کرے اور اس کے لئے اسے کام کرنا پڑے گا کسی کی بڑائی اور زندگی کا یہی ثبوت ہوتا ہے کہ وہ باقیوں کو کمتر دکھاوے۔ لیکن جو لوگ اپنی بڑائی چاہتے ہیں اور کام کرنا نہیں چاہتے وہ اپنے آپ کو اونچا کرنے کی بجائے باقیوں کو ذلیل کرنے کی کوشش کرتے ہیں یہ بُرا طریق ہے اس سے بچنا چاہیئے۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ نوجوانوں کی سستی اور غفلت سے مرکز کو مطلع نہ کیا جائے۔ ایسا ضرور کریں۔ لیکن ایسی بات لکھتے وقت یہ دیکھ لینا چاہیئے کہ کہیں یہ بات اپنے آپ کو بڑھانے اور دوسروں کو ذلیل کرنے کے لئے تو نہیں۔ بس (بات) ماننے والے موجود ہیں سننے والے موجود ہیں بشرطیکہ کوئی منوانے والا اور سنانے والا ہو۔ ..... انسان کے اندر روح ہونی چاہیئے اسے پرامید ہونا چاہیئے اور اچھا نمونہ دکھانا چاہیئے لوگ خود بخود تمہاری بات مانیں گے۔ سنیں گے اور اس پر عمل کریں گے۔ لوگ قربانی کرنے سے ڈرتے ہیں تم قربانی پیش کر کے ان کا ڈر اتار دو ...... تم امید

(باقی ص۸ پر)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

رئیس امروہوی

اس دفعہ کراچی گیا تو خیال آیا کہ قلمی طور پر تو محترم رئیس امروہوی سے واقفیت ہے ہی ملاقات بھی ہو جائے تو اچھا ہے۔ اور اچھا ہے کہ ملاقات ہو گئی۔ کیونکہ اس دفعہ بھی ملاقات نہ ہوتی تو پھر کبھی نہ ہو سکتی اور دل میں ایک خلش سی رہ جاتی۔ اب انہوں نے رئیس صاحب کو مار ہی دیا ہے۔ مار دینے کا افسوس محض وفات ہو جانے سے زیادہ ہوتا ہے۔ مرنا تو سب نے ہے۔ طبعی موت ہو اور اس عمر کو پہنچ کر۔ پھر جس عمر کو محترم رئیس صاحب پہنچ چکے تھے۔ تو افسوس کے ساتھ تسلی کا پہلو بھی ہوتا ہے کہ چلو دنیا میں اتنا عرصہ تو کام کرنے کا موقعہ مل گیا۔ لیکن رئیس صاحب کو تو طبعی موت نہیں مرنے دیا گیا۔ انہیں تو ظالم ہاتھوں نے ہاتھ ظالم کیا ہوں گے ہاتھ تو دل اور ذہن کے اشارے پر چلتے ہیں اس لئے یوں کہنا چاہیئے کہ پتھر دل لوگوں نے ماردیا۔

میرے ساتھ مولانا محمد اشرف صاحب ناصر اور میرے بہنوئی چوہدری سلطان احمد صاحب طاہر تھے۔ رئیس صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ ایک بوسیدہ میز ہے اور شائد اتنی ہی بوسیدہ کرسی جس پر وہ بیٹھے ہیں۔ سامنے ایک طرف بنچ ہے اور دوسری طرف چند ایک کرسیاں۔ دونوں طرف کچھ دوست بیٹھے ہیں اور باتوں میں مشغول ہیں۔ میں اور میرے ساتھی بنچ پر بیٹھ گئے۔ دوستوں نے جگہ دے دی اور ہم اس چھوٹی سی میز پر آٹھ دس افراد اچھی طرح بیٹھ گئے۔ رئیس صاحب سے علیک سلیک ہوئی۔ میرے نام سے تو شناسا تھے روشناسی نہیں تھی۔ پتہ چلا تو اپنی جگہ سے اٹھ کر میرے پاس آکر بنچ پر بیٹھ گئے۔ اور پھر کچھ دیر حال احوال پوچھنے کے بعد اٹھے اور اپنے میز کی دراز میں سے ایک خط نکالا۔ یہ خط سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کا تھا۔ بڑے پیار اور احترام سے یہ خط لا کر مجھے دکھایا اور دلی مسرت کا اظہار کیا کہ حضرت صاحب نے تعریفی کلمات سے نوازا ہے ہم نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ ربوہ کے دوستوں سے ملاقات کے لئے موقع نکالیں۔ کہنے لگے دو تین دفعہ تیار ہوا ہوں ایک دفعہ تو فیصل آباد کا پروگرام تھا اور خیال تھا کہ وہاں سے ربوہ بھی ہو آؤں گا لیکن موقعہ ہی نہیں ملا۔ کہنے لگے اب کوئی سامان پیدا ہو گئے تو ضرور ربوہ کے دوستوں سے ملاقات ہو گی۔

رئیس صاحب ایک نہایت پختہ شاعر تھے۔ ہر صنفِ سخن پر قدرت حاصل تھی۔ ان کے قطعات تو لوگ روزانہ پڑھتے ہی تھے۔ لیکن ان قطعات کے علاوہ بھی ہر صنف سخن میں انکا کلام استادانہ مہارت علم کی گہرائی، سوچ کی پہنائی اور فکر کی وسعت کا حامل ہوتا تھا۔ اس کے علاوہ نثر اتنی سلیس لکھتے تھے کہ ہر قاری اس سے آسانی سے مستفید ہو سکتا تھا فلسفہ اور علم نجوم کے سمندر کے شناور تھے۔ حکمت کے سلسلہ میں بھی قارئین کو نوازتے رہتے تھے۔ اور ایک اور خاص خوبی یہ تھی کہ مدد کے طلبگاروں کا اپنے کالم میں ذکر کر کے ایک خاصے وسیع پیمانے پر مدد کا انتظام فرما رہے تھے۔ اسے حسنِ خلق نہ کہیں تو اور کیا کہیں۔ اب یہ رئیس صاحب اتنی ساری خوبیوں کو لے کر اگلے جہان میں جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جوارِ رحمت میں جگہ دے اور جو علم وہ اپنی تحریروں میں چھوڑ گئے ہیں۔ اس سے ایک جہان فائدہ اٹھائے اور ان کے لئے دعائیں کرتا رہے۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

(نسیم سیفی)

ایک ہمہ جہت شخصیت

برصغیر کی روایت اور ریت کے مطابق کسی قدر آور شخصیت کے مقبول خاص وعام ہونے کے لئے عام طور پر مرنا ضروری ہے۔ خواہ وہ شاعر ہو یا ادیب، سیاستدان ہو یا دانشور اسکے معنی ہرگز یہ نہیں کہ کلیتاً ایسا ہی ہوتا ہے۔ لیکن چند ایک کو چھوڑ کر عام مشاہدہ اسی حقیقت پر دلالت کرتا ہے تاہم عہد حاضر کی ہمہ جہت اور خزینۂ علم وحکمت کی حامل شخصیت رئیس امروہوی معتبر فہم ودانش اور مستند فکر وفن کی علامت بنے رہے اور آج بھی جب وہ ہم میں نہیں۔ ہم انہیں اسی اعتماد اور اعتبار کے ساتھ یاد کرتے ہیں اور وہ آنے والی نسلوں کو بھی مستفید ومستفیض کرتے رہیں گے اور یہی ان کی ہمہ گیر عظمت ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ رئیس امروہوی موجودہ صدی کا آخری باب تھے اور بعد کی نسلیں اس کی تحریریں ہونگی۔ ڈاکٹر مولوی عبدالحق کے انتقال پر جوش ملیح آبادی نے کہا تھا ؏

ہر ایک موڑ پہ ساتھی بچھڑتے جاتے ہیں
کچھ اور روز یہ عالم رہا تو کیا ہوگا

اور پھر یہی ہوا کہ خود جوش صاحب چلے گئے۔ فیض احمد فیض اور مجنوں گورکھپوری بھی رخصت ہوئے اور شائد رئیس امروہوی کو بھی غم تنہائی اچھا نہ لگا۔

رئیس امروہوی کی ہمہ جہت شخصیت کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جا سکتا ہے کہ تحقیق وتنقید، شعر وسخن، فلسفہ نفسیات، مابعد نفسیات، روحانیات، جنات، اور ہپناٹزم اور اسی قسم کے دوسرے علوم پر سند تصور کئے جاتے تھے۔ اُردو کے دامن کو نت نئے الفاظ اور اصطلاحات سے پُر کرنے کے لئے نظیر اکبر آبادی میر انیس، جوش ملیح آبادی اور فیض ناقابل فراموش ہیں۔ لیکن رئیس امروہوی نے اردو کو اتنے نئے نئے الفاظ سے مالا مال کیا کہ کوئی دوسرا نام سامنے نہیں آتا۔

ایک عظیم دانشور کی حیثیت سے عالمی اور قومی سیاست پر ان کی نظر ایسی گہری اور عمیق تھی کہ ہر مکتبِ فکر اور زاویۂ نظر کے حامل افراد ان کے حلقۂ عقیدت میں تھے لیکن نڈر اور کہنہ مشق صحافی کی حیثیت سے وہ ہمیشہ مشعلِ راہ رہیں گے۔ انہوں نے گزشتہ تیس سال کے دوران تقریباً پچیس سال تک تین مارشل لاء کے حکمرانوں کے جبر اور پابندیوں کے دور دیکھے۔ لیکن لہجے میں کوئی تبدیلی نہیں آنے دی۔ خاص طور پر انکے قطعات۔ اگر رئیس امروہوی کے قطعات کو ترتیب وار شائع کیا جائے تو وہ ١٩٤٧ء کے بعد کی تاریخ بن جائیں گے۔ ان پر بہت کچھ اب تک لکھا جا چکا ہے اور آئندہ بھی لکھا جاتا رہیگا۔ کیونکہ ان کے ذہن کی طرح ان کی ذات بھی زرخیز ہے۔

بشکریہ ماہنامہ محور کراچی نومبر ١٩٨٨ء صد ١٢

دلچسپ

دنیا کے امیر ترین لوگ

رسالہ "فورچون میگزین" میں چھپنے والی امیر ترین لوگوں کی فہرست کے مطابق برونائی کے حکمران سلطان حسن البولکیہ ٢٥ ارب ڈالر کے مالک دنیا کے امیر ترین شخص ہیں۔

اس رسالہ کے تازہ ترین شمارے میں دوسرے نمبر پر سعودی عرب کے شہنشاہ فہد آتے ہیں۔ اس خبر میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ سعودی شاہی خاندان ١٨ ارب ڈالر کا مالک ہے جو کہ اسے اپنے ملک کے تیل سے حاصل ہوئے۔ امیر ترین امریکن تیسرے نمبر پر آتا ہے اور حیرت کی بات یہ ہے کہ اسکے نام کا دوسرے امریکیوں کو بھی علم نہیں۔ "فورچون" رسالہ کے تخمینہ کے مطابق مارس خاندان جس کا سربراہ ٨٤ سالہ فارسٹ مارس ہے۔ امریکہ کا امیر ترین خاندان ہے جسکی وجہ اسکی مارس کمپنی کی مکمل ملکیت ہے۔ یہ چاکلیٹ بنانے والی کمپنی مارس بار اور ایم۔ ایم کینڈی تیار کرتی ہے۔

ملکہ الزبتھ ثانی دنیا کی چوتھی اور یورپ کی اوّل امیر ترین ہستی ہیں۔ ان کی دولت کا اندازہ ٨ء٧ ارب ڈالر ہے۔ ١٢٩ امیر لوگوں کی فہرست پر ولیم گیٹس (جو کہ ایک امریکن کمپیوٹر فرم کا مالک ہے) سب میں سے کم عمر ہے۔

اس کی عمر صرف ٣٢ سال ہے۔ اگرچہ اس کے پاس صرف ٤ء١ ارب ڈالر ہیں لیکن اپنی کم عمری کی وجہ سے اس کے لئے اس فہرست میں اوپر جانے کا کافی موقعہ ہے

وہ روپرٹ مردوک اور رابرٹ میکسویل جیسے ذرائع ابلاغ کے بڑے آدمیوں کے ساتھ ٤ء٢ ارب ڈالر آمدنی رکھنے والے لوگوں کی فہرست میں شامل ہے۔ اپنی تازہ ترین سالانہ رپورٹ میں اس رسالے نے کہا ہے کہ ان تمام امیر لوگوں کی مجموعی دولت کا تخمینہ ٦ء٣٢ ارب ڈالر ہے۔

یہ رقم اتنی بڑی ہے کہ اس سے امریکہ کی فوج کا پورے سال کا بجٹ پورا کیا جا سکتا ہے۔ اور اس کے علاوہ کولمبیا اور ایکواڈور کا تمام غیر ملکی قرضہ بھی ادا کیا جا سکتا ہے۔

اس فہرست میں ٥١ امریکن ٣٨ یورپین ١٩ ایشیائی۔ جن میں ١٢ جاپانی بھی شامل ہیں ٣ مشرق وسطیٰ کے لوگ اور ٨ تمام دنیا کے باقی حصوں سے ہیں۔ نیویارک کا رہنے والا پراپرٹی ڈیلر ڈونلڈ ٹرمپ اس فہرست میں نیا شامل ہوا ہے۔ اسکا نام ٩١ نمبر پر ہے اور اس کی دولت کا تخمینہ ٣ء١ ارب ڈالر ہے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواستِ دعا

میری والدہ محترمہ اہلیہ راجہ زین العابدین صاحب دارالبرکات ربوہ گزشتہ دو ہفتوں سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی مکمل صحت کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

(راجہ محمد نصر اللہ خان مسلم کمرشل بنک ربوہ)

خاکسار کی والدہ محترمہ امتہ العزیز صاحبہ بوجہ بلڈ پریشر اور بخار کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ اور احباب جماعت سے ان کی مکمل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(اوصاف احمد۔ جتوئی ضلع مظفر گڑھ)

میری نانی اماں ہفتہ عشرہ سے بہت بیمار ہیں اُن کی کامل شفایابی کے لئے درخواستِ دعا کرتا ہوں۔

(چوہدری فرحت حیات دارالنصر غربی ربوہ)

چوہدری نذیر احمد رشید شاہدرہ لاہور میں بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ احباب کرام مکرم چوہدری صاحب کی جلد شفایابی اور درازی عمر کے لئے دعا کریں۔

(چوہدری لطیف احمد شاہد کاہلوں ربوہ)

خاکسار بعض مالی مسائل میں مبتلا ہے نیز میری صحت بھی خراب ہے آنکھ کا آپریشن کروانا ہے۔ احبابِ کرام سے درخواست ہے کہ میری شفایابی کے لیے دعا کریں

(علم دین سابقہ علم دین اینڈ کمپنی
غلہ منڈی ہارون آباد)

خاکسار کا بھتیجا مختار احمد بوجہ یرقان بیمار رہا ہے احباب سے اس کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد صدیق شمس بھابڑہ ضلع سرگودہا)

مکرم چوہدری پیر محمد صاحب ساکن چک ۲۰۶ ج ب بوتالہ۔ کی اہلیہ محترمہ چند ماہ کی علالت کے بعد ۱۸ دسمبر کو وفات پاگئیں وفات کے وقت اُن کی عمر ۷۹ سال تھی۔ قارئین کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جوارِ رحمت میں جگہ دے اُن کے درجات بلند فرمائے۔ مکرم چوہدری پیر محمد صاحب اور دوسرے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

(میاں لطیف احمد مینیجر نیشنل بنک ربوہ)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

اعلانِ نکاح و تقریبِ شادی

خاکسار کی بیٹی عزیزہ فائزہ نورین کا نکاح عزیز توقیر احمد ابن مکرم میاں عطاء اللہ نسیم صاحب بھیروی کے ساتھ ۲۴ دسمبر ۱۹۸۸ء کو بعد نماز مغرب بیت المبارک میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے تیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھایا اور نکاح کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔ احباب سے بھی اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد صادق۔ کارکن وکالت تبشیر)

(۱) میرے بیٹے عزیزم سید حنیف احمد مربی سلسلہ کا نکاح میرے بڑے بھائی مکرم سید نذیر احمد صاحب آف ماڈل کالونی کراچی کی بیٹی عزیزہ سیدہ وحیدہ نذیر کے ساتھ سات ہزار روپے حق مہر پر بتاریخ ۲۵ دسمبر ۱۹۸۸ء شام پانچ بجے ماڈل کالونی میں مکرم شفقت حیات صاحب نے پڑھایا اور مکرم محمد اقبال منہاس صاحب نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔ ۲۷ دسمبر کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے دینی و دنیاوی لحاظ سے مفید و بابرکت بنائے۔

(سید رفیق احمد۔ معین الدین پور گجرات)

پتہ درکار ہے

مکرمہ حلیمہ بیگم صاحبہ زوجہ سردار خان صاحب ساکن لطیف آباد حیدر آباد سندھ وصیت نمبر ۲۰۹۶۳ کے موجودہ ایڈریس کی نظارتِ ہذا کو ضرورت ہے اگر کسی کو اُن کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے موجودہ ایڈریس سے نظارت ھذا کو مطلع فرمادیں۔

محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ مکرم عبد الرحمن صاحب ساکن سمرا ۵-۴ لودھراں ضلع ملتان کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ اگر موصیہ خود یہ اعلان پڑھے یا کسی اور دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو اطلاع دی جاوے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ۔)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری بیٹی عزیزہ طلیعہ چیمہ اہلیہ تنویر احمد صاحب مہار کو بیٹی کے بعد بیٹے سے نوازا ہے نومولود چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ مربی انچارج انڈونیشیا کا نواسہ اور چوہدری فضل الرحمن صاحب مہار کا پوتا ہے۔ درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی اور صحت والی عمر دے اور خادمِ دین بنائے والدین اور جملہ عزیزوں کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(فاطمہ بیگم اہلیہ محمود احمد صاحب چیمہ)

بازیافتہ گھڑی

خاکسار کو ایک ریسٹ واچ گری پڑی ملی ہے جس کی ہو نشانی بتا کر مجھ سے لے لے۔

(عبد الرحمن شاکر۔ مکان ۳۲/۵ ھ
دار العلوم شرقی ربوہ)

تحریک وقفِ نو کی اہمیت

۳۔ اپریل ۱۹۸۷ء کے خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وقفِ نو کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا!

"وقفِ زندگی دراصل سنّتِ انبیاء ہے۔ انبیاء کے بچوں سے زیادہ دنیا میں اور کوئی معزز نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ انہوں نے اپنے بچے اس عاجزی سے وقف کئے ہیں اس طرح گریہ زاری کے ساتھ دعائیں کرتے ہوئے اور روتے ہوئے وقف کئے ہیں کہ انسان ان کو دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے۔"

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک "وقف نو" میں اپنے بچوں کو پیش کریں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ)

بقیہ: اصلاح معاشرہ

کبھی ختم نہ کرو نہ ذہن سے نہ زبان سے اور نہ قلم سے کیونکہ جس وقت تم امید ختم کروگے اس وقت واقع میں ان کے اندر اور خود اپنے اندر تم موت پیدا کر لوگے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ——— جو شخص کہتا ہے کہ لوگ مرگئے وہ قوم کا دشمن ہے اور وہ ایسا کہہ کر اپنی قوم کی موت کا باعث بنتا ہے۔ پس تم کبھی بھی ایسی بات زبان پر نہ لاؤ۔ جب کوئی شخص ایسی بات زبان پر لاتا ہے اور کہتا ہے کہ لوگ مرگئے تو تم سمجھ لو کہ وہ غلطی پر ہے۔ تم اسے اس بات سے روکو اور بجائے اس کے کہ تم اس کی تصدیق کرو..... تم یہ کہو کہ بعض مشکلات ہوتی ہیں اور کمزوریاں بھی پائی جاتی ہیں۔ ہمارا یہ کام نہیں کہ ہم نا امید ہو جائیں۔ ہمارا کام یہ ہے کہ ہم انہیں اٹھائیں اور سمجھائیں۔

اعلان دارالقضاء

طاہرہ باجوہ صاحبہ د/ج محمد نواز باجوہ صاحب مکان نمبر ۸/۱ دار الصدر شمالی ربوہ	بنام	محمد ریاض صاحب ولد محمد بوٹا ساکن لیاقت پور ضلع رحیم یار خان

"مدعی علیہ (محمد ریاض صاحب) سے عام ذرائع سے رابطہ نہیں ہو سکا نیز مدعیہ بھی نقل مکانی کر کے کہیں اور جا چکی ہیں ان کے نئے ایڈریس کا بھی دفتر کو علم نہیں اس لئے بذریعہ اخبار اعلان کیا جا رہا ہے کہ مدعیہ طاہرہ باجوہ صاحبہ اور مدعی علیہ محمد ریاض صاحب ولد محمد بوٹا صاحب ساکن لیاقت پور ضلع رحیم یار خان بتاریخ ۲۲ فروری ۱۹۸۹ء بروز بدھ بوقت 9 بجے صبح دارالقضاء میں حاضر ہوں۔ بصورت غیر حاضری یکطرفہ سماعت ہو کر فیصلہ صادر ہوگا۔ (ناظم دارالقضاء)

کہکشاں ہاؤسنگ سکیم (مجید بلاک)
(حکومت پنجاب سے منظور شدہ)
کی خرید کیلئے
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ ربوہ
میں تشریف لائیں
اسکے علاوہ ادارہ احمد اسٹیٹس
کا ربوہ میں پہلا اقساط والا منصوبہ
نصرت آباد فیز II منظوری کے آخری مراحل میں
نیز زرعی و سکنی جائیداد کی خرید و فروخت
کیلئے ربوہ کا سب سے پہلا اور با اعتماد ادارہ
فون دفتر: ۵۳۵ فون گھر: ۴۳۶

صد سالہ جشنِ تشکر کے
★ سالِ نو ★
پر احباب جماعت کی خدمت
میں دلی
مبارکباد
ممبران: مجلس خدام الاحمدیہ ضلع چکوال و جہلم

حنیف ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
واقع: باجوہ سنٹر والٹن روڈ لاہور کینٹ
اوقات کار: صبح ۹ بجے سے ۱۲-۳۰ تک (اتوار سے جمعہ)
واقع: بینک سکوائر مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور
اوقات کار: شام ۵ بجے تا ۸ بجے (ہفتہ سے جمعرات)
ڈاکٹر شیخ محمد حنیف ہومیو پیتھک (آف کوئٹہ)

بے بی ٹانک
BABY TONIC
پیکنگ ۹۰ ٹیبلٹس: قیمت ۸/- علاوہ ڈاک خرچ
کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون: سیلز آفس: ۱۷۷، کلینک: ۶۰۶ رہائش ڈاکٹرز: ۶۰۷

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اہالیانِ ربوہ سے ایک ضروری گذارش

قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے ربوہ کو غریب دلہن کی طرح سجانے کی ھدایت دی تھی اور قدرت ثانیہ کے مظہر رابع حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے اس کام کو منظم رنگ میں سرانجام دینے کے لئے ایک کمیٹی بنائی جس کو "تزئین ربوہ کمیٹی" کا نام دیا۔ یہ کمیٹی صدر صاحب عمومی اور صدران محلہ جات کے تعاون سے ربوہ کی صفائی اور تزئین کے لئے کوشاں ہے۔ اس سلسلہ میں اہالیان ربوہ کی خدمت میں مندرجہ ذیل چار بنیادی امور کو ملحوظ رکھنے کی درخواست ہے۔

(۱) اپنے گھر اور ارد گرد کے ماحول کی صفائی کا اہتمام فرمائیں اور گھروں میں اور گھروں کے سامنے بازار میں درخت لگائیں اور ان کی دیکھ بھال کریں۔

(۲) اپنے گھر اور ماحول میں جب صفائی کریں تو گند اور کوڑا کرکٹ گلیوں، بازاروں اور خالی پلاٹس میں نہ پھینکیں اور جگہ جگہ کوڑا کرکٹ کے ڈھیر نہ لگائیں بلکہ اسکے جلانے اور ضائع کرنے کا مناسب انتظام کریں۔

(۳) اگر آپ کے گھر کا گندا پانی باہر گلی یا کسی خالی پلاٹ میں جمع ہوتا ہے تو اس سے گندگی پھیلتی ہے اور مچھر اور مکھی بھی پیدا ہوتے ہیں۔ اس سلسلہ میں صدران محلہ کو بعض ہدایات دی گئی ہیں۔ براہ کرم ان سے مشورہ کریں وہ آپ کی رہنمائی کریں گے۔

(۴) صفائی اور تزئین کے سلسلہ میں اپنے محلہ کی تزئین کمیٹی اور صدر صاحب سے مکمل تعاون فرمائیں اور اس سلسلہ میں وہ جو بھی پروگرام بنائیں اسے کامیاب کرنے کے لئے تمام احباب مل کر کام کریں۔

(صدر تزئین کمیٹی ربوہ)

خبریں

★ پاکستان پیپلز پارٹی کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات قیوم نظامی نے کہا ہے کہ مارشل لاء کے خلاف جدوجہد کرنے والے سیاسی کارکنوں کو تخریب کار اور دہشت گرد قرار دینے والے اس ملک پر آمریت کو مسلط کرنے کے ذمہ دار ہیں۔

★ قومی اسمبلی میں اپوزیشن کے ڈپٹی لیڈر اور مسلم لیگی رہنما چوہدری شجاعت حسین نے اس الزام پر اصرار کیا ہے کہ فوجی عدالتوں سے سزا پانے والے سیاسی کارکن دہشت پسند ہیں جنہیں وفاقی حکومت نے رہا کر کے قومی ہیرو کا درجہ دیدیا ہے۔

★ وزیر اعظم محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ایک باعزت اور باوقار ملک بننا پاکستان کا مقدر ہے۔ وہ عمرہ کی ادائیگی کے لئے جدّہ پہنچنے پر پاکستانیوں سے خطاب کر رہی تھیں ان کے ساتھ ۶۸ افراد پر مشتمل ایک وفد بھی گیا ہے ان میں ایسے لوگ شامل ہیں جنہوں نے جمہوریت کے قیام کیلئے سخت مصائب جھیلے ہیں۔

★ ساہیوال کے قریب دریائے راوی میں کشتی ڈوبنے سے قریباً ایک سو افراد اور ۳۰ بکرے ہلاک ہونے کا خدشہ ہے۔

★ مغربی جرمنی کی کمپنی پاکستان اور بھارت کو ایٹمی سامان فروخت کرے گی جو ایٹمی بجلی گھروں میں استعمال ہوگا۔

★ پاکستان میں بھارت کے سفیر مسٹر ایس کے سنگھ نے کہا ہے کہ جب سے پاکستان میں جمہوری حکومت قائم ہوئی ہے پاکستان کی بھارت میں مداخلت بہت کم ہوگئی ہے اور انہیں یقین ہے کہ جلد ہی یہ کُلّی طور پر ختم ہو جائے گی۔

★ بھارتی وزیر اعظم راجیو گاندھی نے کہا ہے کہ ان کی حکومت بھارتی پنجاب میں دہشت گردی کے بارے میں پاکستانی وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کے بیان سے مطمئن ہے۔

★ وفاقی وزیر قانون افتخار گیلانی نے کہا ہے کہ وہ آٹھویں ترمیم کے مسئلہ پر ۱۱ جنوری سے اپوزیشن رہنماؤں سے مذاکرات کا آغاز کریں گے۔

★ مولانا فضل الرحمٰن نے کہا ہے کہ آئینی ترامیم پر ریفرنڈم کرایا گیا تو سنگین بحران پیدا ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ بھٹو اور ضیاء دور کی تمام ترامیم کو ختم کیا جائے۔ اور ۱۹۷۳ء کا آئین حقیقی شکل میں بحال کیا جائے۔

★ روس کی تاریخ میں پہلی بار ملک بھر میں ایک سے زیادہ افراد کو انتخابات کے عہدوں کے لئے نامزد کیا جا رہا ہے۔ یہ روسی رہنما مسٹر گورباچوف کی اصلاحات کا ایک حصہ ہے۔ جس کے تحت روس میں جمہوریت کو متعارف کروایا جا رہا ہے۔

★ جونیئر باسکٹ بال کے مقابلے میں چین نے پاکستان کو ہرا دیا۔ یہ مقابلہ لاہور کے ریلوے سٹیڈیم میں ہوا۔

★ سیول اولمپکس میں ۱۰۰ میٹر کی دوڑ جیتنے والے کینیڈا کے بن جانسن کے بارے میں انٹرنیشنل اولمپک کمیٹی کے میڈیکل کمیشن کے رکن ڈاکٹر آرنلڈ بیکٹ کا کہنا ہے۔ بن جانسن نے ستمبر کے پہلے ہفتے میں ممنوعہ ادویات استعمال کی تھیں۔ یاد رہے کہ اس الزام میں بن جانسن سے عالمی اعزاز واپس لے لیا گیا تھا۔ اور اس پر دو سال کی پابندی عائد کر دی گئی تھی

بقیہ: اخبار احمدیہ

ساکن الفیصل ٹاؤن غازی روڈ لاہور کے ساتھ بعوض مہر مبلغ تیس ہزار روپے پر مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھا اور رخصتی کی دعا کروائی جس میں ازراہِ کرم حضرت آپا مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے بھی تشریف لاکر شمولیت فرمائی اور میری بچی کو اپنی دعائیں دیکر رخصت فرمایا۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزا دے۔

احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا کریں کہ مولیٰ کریم اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور اپنے بے انتہا فضلوں اور رحمتوں کا مورد بنائے اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے

(خاکسار: بشارت منیر بیگم ملک غلام نبی شاہد)

فیصل آباد کے احباب مطلع ہوں

فیصل آباد میں روزنامہ الفضل کے ایجنٹ مکرم اصغر علی صاحب مقرر ہیں فیصل آباد کے احباب الفضل سے متعلقہ مسائل کے سلسلہ میں ان سے رجوع فرمائیں ان کا پتہ حسب ذیل ہے

"اصغر علی معرفت کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار فیصل آباد"

(مینیجر)

لاہور کے احباب متوجہ ہوں

لاہور کے جن احباب کو الفضل اخبار نہیں ملتا وہ لاہور میں ملک عبداللطیف ستکوہی صاحب فون نمبر

۵۲۶۸۷ — ۶۳۸۴۹

یا محمد عارف نجمی ایجنٹ اخبار الفضل لاہور کوارٹر ۱۵۔ چڑیا گھر۔ سے رابطہ قائم کریں۔

(مینیجر)

خوشخبری آٹا سیل
ہٹا بازار کے عام نرخ سے ۳/- روپے کم پر ہر جمعۃ المبارک کو خرید فرمائیں:
الطاف برادرز بالمقابل ٹی آئی کالج ربوہ

شفتل اور برسیم سے ہونیوالا
جانوروں کا اپھارہ
نیز سرکن (خونی پیشاب) گل گھوٹو منہ کھر۔ کنار۔ زہرباد۔ تھنوں کی سوزش کمی دودھ۔ واہ۔ ٹک وغیرہ کے کامیاب نسخوں پر مشتمل لٹریچر ۳/- کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں
کیور ٹو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ
فون: سیلز آفس: ۷۷۱
کلینک: ۶۰۶
رہائش ڈاکٹر: ۶۰۷

★ نرینہ اولاد سے محروم ★ بے اولاد ★ اٹھراء ★ سوکھا ★ گرمی ★ گیس کا علاج کرنے والے
سنہ ۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰
فون نمبر ۰۴۳۱-۷۴۸۴۴
۷۶۴۹۷
برانچیں
اقصیٰ چوک (نزد لیٹر بکس) ربوہ
چوک قلعہ کالروالہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ ملتان
پوسٹ بکس نمبر ۴۹۸
فون نمبر ۰۶۱-۳۱-۲۶
خواتین کیلئے معائنہ کا بھی معقول انتظام ہے